احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 23 جون 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 23 جون 2014ء 24 شعبان 1435 ہجری 23 /احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 142

سچے دوست

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

(التوبہ:71)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اپنا لمبا اور قریبی مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔فرمایا:

حضرت مسیح موعود کی فطرت میں (دعوت الی اللہ) کا جوش اس قدر تھا کہ ’’آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جاوے۔‘‘ (حیاتِ احمد جلد اول حصہ دوم صفحہ 187)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک موقع پر فرمایا:

’’میرے دماغ میں (دین) کی حالت اور عیسائیوں کے حملوں کو دیکھ دیکھ کر اس قدر جوش اٹھتا ہے کہ بعض وقت مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ دماغ پھٹ جائے گا۔‘‘ (الحکم 7 فروری 1923ء صفحہ 8)

حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے مرزا سلطان احمد صاحب کا بیان ہے کہ

’’شرک کے خلاف حضرت کو اس قدر جوش تھا کہ اگر ساری دنیا کا جوش ایک پلڑے میں اور حضرت کا جوش دوسرے پلڑے میں ہو تو آپ کا پلڑا بھاری ہوگا۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 115-114)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی اپنی کتاب حیات احمد میں لکھتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود اور لالہ ملاوامل صاحب کی ملاقات اور تعلقات میں جو بات بدیہی طور پر نظر آتی ہے وہ (دعوت الی اللہ) ہی ہے۔سب سے پہلی ملاقات اور محض ناواقفیت کی ملاقات اور اس میں بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آپ نے (دعوت الی اللہ) ہی شروع کر دی۔لالہ ملاوامل صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ سمجھا کہ شاید...... کے ہاں عشاء کی نماز سے پہلے کسی دوسرے کو (دعوت الی اللہ) کرنا ایک ضروری فرض ہے......۔‘‘

(حیات احمد جلد اول حصہ دوم صفحہ 185)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی روایت کرتے ہیں کہ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’میرا تو خیال ہے کہ پاخانہ پیشاب پر بھی مجھے افسوس آتا ہے کہ اتنا وقت ضائع ہو جاتا ہے۔یہ بھی کسی دینی کام میں لگ جائے اور فرمایا کوئی مشغولی اور تصرف جو دینی کاموں میں حارج ہو اور وقت کا کوئی حصہ لے، مجھے سخت ناگوار ہے۔اور فرمایا: جب کوئی دینی ضروری کام آپڑے تو میں اپنے اوپر کھانا پینا اور سونا حرام کر لیتا ہوں، جب تک وہ کام نہ ہو جائے۔فرمایا: ہم دین کے لئے ہیں اور دین کی خاطر زندگی بسر کرتے ہیں۔بس دین کی راہ میں ہمیں کوئی روک نہ ہونی چاہئے۔‘‘ (سیرت حضرت مسیح موعود از مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب صفحہ 28)

نفس کے دوغلے پن سے بچیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جب ہم اپنی عملی حالتوں میں بیکسی، غربت اور بے ہنری کے اظہار پیدا کریں گے تو پھر ہی خدمت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں گے۔اور شاید ’اس سے دخل ہو دار الوصال‘ میں کی امید رکھنے والے بھی ہوں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

اگر یہ نہیں تو ہم دعوے کی حد تک تو بے شک درست ہوں گے کہ زمانے کے امام کو مان لیا لیکن حقیقت میں زبانِ حال سے ہم دعوے کا مذاق اڑا رہے ہوں گے۔کسی غیر کی دشمنی ہمیں نقصان نہیں پہنچا رہی ہوگی بلکہ خود ہمارے نفس کا دوغلا پن ہمیں رسوا کر رہا ہوگا۔اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس پر مستزاد ہے۔

پس خاص طور پر ہر اس شخص کو جس کو جماعت کی خدمت پر مامور کیا گیا ہے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور عام طور پر ہر احمدی کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کیونکہ حقِ بیعت زبانی دعووں سے اور صرف ماننے سے ادا نہیں ہوتا بلکہ عمل کی قوت جب تک روشن نہ ہو، کچھ فائدہ نہیں۔‘‘

(روزنامہ الفضل 21 جنوری 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل و ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت ہی خوش نصیب ہوں گے۔ (سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 23 مئی 2014ء

س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے کن آیات کی تلاوت فرمائی اور ان میں کیا مضمون بیان ہوا ہے؟

ج: سورۃ آل عمران 146 تا 149 اور 170 تا 172۔ ان میں میں خدا کی راہ میں قربانیوں اور شہادتوں کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کی قربانیوں کا تذکرہ کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا فضل واحسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایسے لوگ عطا فرمائے ہیں جو اپنے عہدوں اور قربانیوں کی روح کو جانتے ہیں اور نہ صرف جانتے ہیں بلکہ اس کے ایسے نمونے قائم کرنے والے ہیں جن کی اس زمانے میں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ مال کی قربانی، وقت کی قربانی، عزت کی قربانی اور زندگیاں اشاعت دین حق کیلئے وقف کرنے کی قربانی اور جان کی قربانی کا حقیقی نمونہ دیکھنا ہے تو جماعت احمدیہ کی تاریخ اس حقیقی قربانی کے نمونوں پر مہر لگاتی ہے۔

س: جماعت احمدیہ ظلم کا بدلہ ظلم سے کیوں نہیں لیتی؟

ج: فرمایا! ہمارے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں کہ ان سب ظلموں کے باوجود جو تم سے روا رکھے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ تمہیں وہ انعامات ملنے ہیں اور ملنے والے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جو اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے مومنوں کو ملتے ہیں۔

س: فتح کے حصول کا سب سے زیادہ تیر بہدف نسخہ کون سا ہے؟

ج: فرمایا! فتح کے حصول کا سب سے زیادہ تیر بہدف نسخہ دعا ہے۔ جتنا زیادہ دعاؤں میں ڈوبو گے اتنی جلدی یہ مشکلات دور ہوں گی۔ دشمنوں کے حملوں سے بچنے کے لئے جتنے زیادہ یار نہاں میں نہاں ہو گے اتنی زیادہ تیزی سے وہ ظاہر ہو کر خارق عادت نشان دکھائے گا۔

س: برطانیہ کے ایک اخبار نے کون سا اعتراض کیا اور جماعت احمدیہ نے اس کا کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! گزشتہ دنوں UK کے ایک اخبار نے ایک مضمون دیا کہ (۔) یہاں حکومت کے وفادار نہیں ہیں اس لئے ان کو ان مغربی ممالک سے نکال دینا چاہئے۔ اس پر ہمارے پریس سیکشن نے کہا کہ یہ غلط ہے۔ دین ملکی قانون کی پابندی اور وطن سے محبت کا حکم دیتا ہے۔ اس پر اخبار نے کہا کہ دوسرے فرقوں کا تو یہ عمل نہیں ہے تم بھی نصیحت کرو تو ہم نے کہا ٹھیک ہے اگر تمہارا اخبار اس نصیحت کو شائع کرنے کے لئے تیار ہے تو ہم دے دیتے ہیں بیان۔ جب ان کی دی ہوئی شرائط کے مطابق یہ لکھ کر دیا گیا تو پھر ایڈیٹر نے یا ان کے بورڈ نے یہ اعلان دینے کا بھی انکار کر دیا۔ بہانہ یہ تھا کہ کچھ اور مضامین ایسے آ گئے ہیں جس کی وجہ سے ہم نہیں دے سکتے۔

س: قیام امن کے سلسلے میں لیڈروں اور پریس والوں نے اپنے اندر کس کمی کا اعتراف کیا؟

ج: فرمایا! میں اکثر جب مختلف لیڈروں اور پریس کو یہی کہتا ہوں کہ امن قائم کرنا ہے تو انصاف قائم کرو اور ڈبل سٹینڈرڈ نہ بناؤ۔ تو اکثر اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس بات کی ہمارے اندر کمی ہے اور حقیقت یہی ہے۔ بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم دنیا کے سامنے باتیں تو انصاف کی کرتے ہیں لیکن مقاصد ہمارے اپنے ہیں ان کو ہم نے حاصل کرنا ہے۔

س: مصیبتوں اور تنگیوں کو دور کرنے کا کیا طریق بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! اگر ہر احمدی خدا پر انحصار کی حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو جہاں جہاں بھی احمدیوں پر تنگیاں وارد کی جارہی ہیں وہ انشاء اللہ تعالیٰ دعاؤں سے ہی ہوا میں اڑ جائیں گی۔ مگر شرط ان دعاؤں کا حق ادا کرنا ہے۔

س: دشمنوں سے حسن سلوک کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا تمام دور ہی دشمنوں کی طرف سے ظلم پر ظلم کے اظہار دیکھتے ہوئے گزر رہا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ذات کو کس قدر تکالیف پہنچیں۔ متواتر تیرہ سال تو مکہ میں ہی آپ پر مظالم ہوئے۔ تیروں، سوٹوں، پتھروں غرض کہ کون سی ایسی چیز تھی جس سے آپ پر حملہ نہ کیا گیا ہو اور آپ کو اذیت دینے کی کوشش نہ کی گئی ہو لیکن آپ نے نہ صرف جوانمردی سے اس کا مقابلہ کیا۔ اپنے پیاروں عزیزوں اور صحابہ کی جان کی قربانیوں کو برداشت کیا بلکہ جب ان ظلموں کی وجہ سے آپ سے بددعا کی درخواست کی جاتی تو آپ نے ہدایت کی دعا ہی مانگی۔ خود جب آپ کی ذات پر پتھروں سے حملہ کر کے لہولہان کر دیا گیا جس کو خود آپ نے اپنی زندگی کا سخت ترین دن فرمایا ہے۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تباہ کرنے کیلئے آپ کی مرضی پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، امید ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں اور اس حق کو قبول کر کے اپنی دنیا و آخرت کو سنوارنے والے بن جائیں۔

س: جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کے لئے کیا نصائح بیان ہوئی ہیں؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو یہی فرمایا کہ میرے ساتھ اور میری جماعت کے ساتھ تو یہ ظلم وزیادتی ہوتی ہی ہے تکالیف کے دور آنے ہیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ میرا راستہ پھولوں کی سیج نہیں ہے کانٹوں پر چلنا ہوگا۔ ہر شخص جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھ کر ہوتا ہے کہ تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی۔

س: حضرت خالد بن ولیدؓ نے اپنی وفات کے وقت کس تمنا کا اظہار کیا؟

ج: فرمایا! حضرت خالد بن ولید جب بستر مرگ پر تھے تو ایک دوست جو ان کی عیادت کے لئے گئے تو ان کو دیکھ کر وہ شدت سے رونے لگے۔ یہ دوست سمجھے کہ شاید موت کا ڈر ہے۔ حضرت خالد بن ولید نے کہا کہ میں موت کے ڈر سے نہیں رو رہا اس فکر میں رو رہا ہوں کہ میں نے ہمیشہ شہادت کی تمنا کی ہے اور میرے زخموں کے نشان اس بات کے گواہ ہیں لیکن مجھے وہ مقام ومرتبہ نہیں ملا اور اب میں بستر پر جان دے رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ شہادت کی موت نہ آنا کہیں میرے شامت اعمال کا نتیجہ تو نہیں ہے۔ اور یہ خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہادت نہیں دی اس میں خدا تعالیٰ کی کوئی ناراضگی نہ ہو۔

س: حضرت شہزادہ عبد اللطیف کی استقامت کو حضور انور نے کن الفاظ میں بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید سے جب بادشاہ نے بار بار یہ اصرار کے ساتھ کہا کہ اگر حضرت مسیح موعود کا انکار کر دو تو میں اس کے نتیجہ میں تمہاری جان بخشی کر دوں گا۔ یہ لالچ دی تو آپ نے ہر دفعہ یہی فرمایا کہ آج اگر مجھے خدا تعالیٰ وہ موت دے رہا ہے جو اس کے انعامات کا وارث بنانے والی ہے تو میں دنیا کی خاطر اس کا انکار کیوں کر دوں۔

س: اللہ تعالیٰ نے ثبات قدم اور اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے کون سی دعا سکھلائی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا حاصل کرنے کے لئے یہاں ایک دعا بھی سکھائی ہے کہ اپنے ثبات قدم کے لئے ہمیشہ دعا مانگتے رہو۔ کیونکہ ایمان کی مضبوطی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتی ہے۔ یہ دنیا تمہارے ایمانوں کو کمزور کرنے پر اپنا زور لگا رہی ہے۔ اس کے اثر میں نہ آ جانا اور دعا یہ سکھائی جو آیات میں نے پڑھی ہے کہ "اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملے میں ہماری زیادتی سے ہمیں بچا کے رکھ اور ہمیں ثبات قدم عطا فرما۔ ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا فرما"۔

(آل عمران آیت 148)

س: حضور انور نے لفظ امواتاً کے کتنے اور کون سے معنی بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا! امواتاً کا مردہ ہونے کے علاوہ یہ بھی مطلب ہے کہ جس کا بدلہ نہ لیا جائے۔ دوسرے یہ کہ جس کے پیچھے اس کے مقصد کو پورے کرنے والا کوئی نہ ہو۔ تیسرا یہ کہ جو مایوس اور غمزدہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والے ایسے ہوں گے جو مردے نہیں ہیں جو احیاء کے زمرے میں آتے ہیں اور ان شہیدوں کے خون کا بدلہ خدا تعالیٰ لے گا۔ دوسرے یہ کہ ان شہیدوں کی شہادت سے پیچھے رہنے والے کمزور نہیں ہو جائیں گے۔ شہادت سے سرشار لوگوں کا گروہ ہر وقت موجود رہے گا اور تیسرے یہ کہ یہ شہداء خدا تعالیٰ کے حضور ایسا مقام پانے والے ہیں اور انہیں ایسا رزق دیا جائے گا جس پر وہ خوش ہیں۔ ان کی موت افسردہ موت نہیں ہے بلکہ ان کے لئے خوشی کے سامان پیدا کرنے والی موت ہے۔ وہ اس بات پر خوش ہیں کہ جب اگلے جہاں جا کر ان کو یہ خوشخبری ملے گی کہ ان کی قربانی نہ صرف قربانیاں کرنے والوں کی خواہش رکھنے والوں کی ایک تعداد پیدا کرنے والی ہے بلکہ یہ بھی خوشی ہے کہ قربانیاں دشمنوں پر آخری فتح کا باعث بننے والی ہیں۔

س: حضرت مسیح موعود نے "حٰم سجدۃ آیت 31" کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

ج: حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤں سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی۔ یعنی طرح طرح کی آزمائشوں اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو اور خوشی میں بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔ اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت وآبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے۔ اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔ صدق اور ثبات میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں۔ ذلت پر خوش ہو جائیں موت پر راضی ہو جائیں اور ثابت قدمی کے لئے کسی دوست کا انتظار نہ کریں کہ وہ سہارا دیوے۔

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 419)

س: حضور انور نے کن احباب کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب آف بھوئیوال شیخوپورہ جن کو 16 مئی 2014ء کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا گیا۔

مولوی احسان الٰہی صاحب ریٹائرڈ معلم وقف جدید ابن حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیرو چیچی جو 17 مئی کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

مکرمہ نسرین بٹ صاحبہ آف 18 مئی 2014 کو 48 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ......مطبع: ضیاء الاسلام پریس ......مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

ا۔ب۔ناصر

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے 23

حضرت اقدس مسیح موعود کے اردو زبان پر احسانات

دنیا کی کسی بھی زندہ زبان کو مثال بنا کر جائزہ لیا جائے تو اس میں ارتقائی عمل جاری وساری نظر آئے گا۔ رواں دواں وقت کے ساتھ قدیم وجدید کی تقسیم جاری رہتی ہے۔ ہمیشہ کچھ الفاظ، محاورے اور طرزِ بیان پرانے اور متروک ہوتے رہتے ہیں۔ تغیر زمانی کے ساتھ تغیر مکانی سے بھی زبان میں مختلف تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ زبانوں کے نقطۂ عروج اور معیار کے بارے میں بھی آراء مختلف ہوتی ہیں کوئی قدیم انداز کو معیاری خیال کرتا ہے کوئی جدت پسند ہوتا ہے۔ اسی طرح زبانوں کے مستقبل بھی موضوعِ گفتگو بنتے رہتے ہیں۔ دراصل ہر علم، تمام و کمال، اللہ تعالیٰ کو ہے وہ مالک جسے چاہے جس قدر عنایت فرمادے۔ اردو زبان کی خوش قسمتی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے الہامی زبان بنایا اور اپنے فضل واحسان سے حضرت اقدس مسیح موعود کو اپنی جناب سے اس درویش زبان پر قدرت عطا فرمائی ہے اور اس زبان کا نقطۂ عروج اور مستقبل دونوں آپ کی ذات سے وابستہ کردیئے۔

اردو کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ برصغیر میں صوفیاء عظام اور علمائے کرام نے اسے ذریعہ اظہار بنایا اور قرآن پاک کے تراجم سے لے کر اصلاحی ملفوظات ومنظومات کے ضخیم ذخائر اردو زبان کے قابلِ فخر سرمایے میں شامل کردیئے۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب نے اپنی تصنیف ''قاموس الکتب'' میں اردو میں شائع ہونے والی مذہبی کتب کی ایک طویل فہرست شائع کی ہے۔ یہ ایک طرح سے اردو زبان کی خدمت دین کی اہلیت حاصل کرنے کی تیاریاں تھیں۔ سنجیدہ مذہبی موضوعات نے اسے صاحبان علم کی پسندیدہ زبان بنادیا۔ فارسی، عربی اور ہندی کی آمیزش سے کرّہ زمین کے ایک بہت بڑے حصے پر رہنے والوں کے لئے یہ زبان اپنائیت رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دَورآخرین کے موعود کو سلطان القلم قرار دیا اور اردو کو اس بادشاہ کے اسلحہ خانے کا ہتھیار بنادیا۔ آپ کے قلم کو ذوالفقارعلیؑ قرار دیا اور اشاعت وحمایتِ دین کے دلائل وبراہین کی آسمانی بارش کے ساتھ زبردست قوتِ بیان عطا فرمائی۔ معرفت وعرفانِ الٰہی کے پُرشوکت بیان سے معطّر آپ کی تصانیف، نثر ونظم نے اردو زبان کو اہمیت افادیت اور عظمت عطا فرمائی۔ اردو زبان کا نصیب جاگا اور یہ قرآنی پیشگوئی ''مطبوعات کی کثرت ہو گی'' (التکویر) کی تکمیل میں کام آئی۔ اور یہ پیشگوئی کہ دین سب مذاہب پر غالب آئے گا' سب مذاہب سے دلائل کی جنگ میں نہ صرف پوری اُتری بلکہ فتح وکامرانی کے جھنڈے گاڑدیئے۔

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

حضرت اقدس مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے چاہا کہ سیف کا کام قلم سے لیا جائے گا اور تحریر سے مقابلہ کر کے مخالفوں کو پست کیا جائے.... اُس (خدا) نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدانِ کارزار میں اُتروں (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھاؤں ....خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جوان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو صاف کروں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 38)

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

اس سلطان القلم نے براہین احمدیہ سے پیغام صلح تک تقریباً 90 کتب جو دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں (ان میں قریباً 22 عربی زبان میں ہیں) اپنے معجز نما قلم سے تحریر فرمائیں۔ 20 ہزار سے زائد اشتہارات مشتہر فرمائے، نوے ہزار سے زائد مکتوبات تحریر فرمائے، عربی، اردو اور فارسی میں گراں قدر منظوم کلام کے الوہی چشمے اچھال دیئے اور اس شاہانہ انداز میں گویا کہ مالک الملک آپ کے ہاتھ سے خود لکھوا رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

'میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے.... بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور میں اس کو لکھتا جاتا ہوں....دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب اُن کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور زبان پر جاری کرتا ہے۔

مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 434,435)

مستقبل کی زبان

اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو یہ اعزاز بھی عطا فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا۔

درکلامِ تو چیزے است کہ شعراء را درآں دخلے نیست
کلام افصحت من لدن رب کریم

ترجمہ۔ تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔'

(تذکرہ صفحہ:508)

جس مقدس وجود نے اللہ تعالیٰ سے تعلیم پائی ہو اُس کی وجاہت و بلاغت کا قلم کی جادوگری اور اسلوب و بیان کی خوبیاں بیان کرنا آسان کام نہیں۔ یہ آسمانی سلسلے ہیں۔ کلمات قدسیہ ہیں۔ جن کی سمجھ بھی خدا کے فضل واحسان سے عطا ہوتی ہے۔

اس انوکھی جادوگری کا اقرار اگر اغیار کی طرف سے ہو تو زیادہ جاذبِ توجہ ہوتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا اخبار وکیل امرتسر میں پیش کیا ہوا خراجِ تحسین ملاحظہ ہو۔

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو....وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا...مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر اُن سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کرچکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔''

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ بدر 18 جون 1908ء)

کرزن گزٹ دہلی میں شائع ہونے والی اس کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی کی 1908ء کی درج ذیل تحریر آج بھی زندہ ہے

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں (دین) کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا رنگ بالکل ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابل زبان کھول سکے۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں ایسی قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئ ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہوجاتی ہے۔''

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ 565)

کہ اسے الہامی زبان بنادیا حضرت اقدس مسیح موعود پر عربی کے بعد سب سے زیادہ الہام اردو میں ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تحریر فرماتے ہیں۔

''چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا میں سمجھتا ہوں کہ اس کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہو گی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر ٹھہر نہ سکے گی۔''

(تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ 444)

ہماری مادری زبان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

'حضرت مسیح موعود کا طرز تحریر بالکل جداگانہ ہے اس کے اندر اتنی روانی اور سلاست پائی جاتی ہے کہ وہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جس سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جارہی ہیں........'

(خطباتِ محمود جلد 13 صفحہ 217)

جماعت احمدیہ پر یہ خاص فضل خداوندی ہے کہ آپ کی تحریرات کے خزانہ کی وارث ہے۔ ان تحریروں سے وابستگی خدا تعالیٰ سے وابستگی کی ضامن ہے۔ اسی مقصد سے ہمارے خلفائے کرام بھی ہمیں اس عظیم الشان لٹریچر سے افادہ کی برکات سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور اردو زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

''میں آپ کو ایک نصیحت تو یہ کروں گا کہ اردو کو نئی زندگی دو اور ایک نیا لباس پہنادو آپ لوگوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اسی زبان میں گفتگو کیا کریں....اور اسے اتنا رائج کردیا جائے کہ آہستہ آہستہ یہ ہماری مادری زبان بن جائے...میرے نزدیک اردو زبان کو ہی ہمیں اپنی زبان بنالینا چاہئے اور اسے رواج دینا چاہئے۔''

(بحوالہ روزنامہ الفضل 12/اگست 1960ء)

حضرت مصلح موعود کے درج ذیل ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا انداز تحریر ہی اردو کا نقطۂ عروج اور مستقبل ہے۔

''حضرت مسیح موعود نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں وہ اردو میں شامل ہو کر رہیں گے کیونکہ اب اردو زبان کو اس طرف لے جایا جارہا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو الفاظ استعمال کئے وہ اردو کے سمجھے جائیں گے...ان کی اردو نمونہ کے طور پر ہے اور وہی اردو دنیا میں قائم رہے گی۔''

(روزنامہ الفضل 6/اگست 1933ء)

''میں اپنی جماعت کے مضمون نگاروں اور مصنفوں سے کہتا ہوں کسی کی فتح کی علامت یہ ہے

کہ اس کا نقش دنیا پر قائم ہو جائے پس جہاں حضرت مسیح موعود کا نقش قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے۔آپ کے اخلاق کو قائم کرنا اس کے ذمے ہے۔آپ کے دلائل کو قائم رکھنا ہمارے ذمے ہے۔آپ کی قوت قدسیہ اور قوتِ اعجاز کو قائم کرنا جماعت کے ذمے ہے۔وہاں آپ کی طرزِ تحریر کو قائم رکھنا بھی جماعت کے ذمے ہے اور یہ مصنفوں اور مضمون نگاروں کا کام ہے .... چاہئے کہ ہماری تحریرات حضرت مسیح موعود کے رنگ میں رنگین ہوں۔'' (خطباتِ محمود جلد 13 صفحہ 218)

''حضرت مسیح موعود کی تحریر اپنے اندر ایسا جذب رکھتی ہے کہ اس کی نقل کرنے والے کی تحریر میں بھی بہت زیادہ زور اور کشش پیدا ہو جاتی ہے۔اگر ہمارا طرزِ تحریر وہی ہو جو حضرت مسیح موعود کا ہے تو پھر دیکھو کتنا اثر ہوتا ہے دلائل بھی بیشک اثر کرتے ہیں مگر سوز اور درد اس سے بہت زیادہ اثر کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں دلائل کے ساتھ ساتھ درد اور سوز پایا جاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایسا پانی ہے جس میں ہلکی سی شیرینی ملی ہوئی ہے۔'' (خطبات محمود جلد 13 صفحہ 219)

حضرت اقدس کا اسلوبِ بیان حاصل کرنے کا طریق

جماعت کے صاحبانِ قلم کو ایک اعلیٰ اور ارفع مقصد دینے کے ساتھ آپ نے اس کے حصول کا طریق بھی بتایا کہ زیادہ سے زیادہ حضرت اقدس کی تحریرات کا مطالعہ کیا جائے آپ کے طرزِ تحریر کو اپنانے کی شعوری کوشش کی جائے جماعت کے قلمکاروں کا ایک منفرد رنگ ہو۔ جو دبستانِ دہلی اور دبستانِ لکھنو سے ہٹ کر دبستانِ قادیان کا اسلوب رکھتا ہو آپ نے اس کے لئے جدوجہد کی اور اپنی تصنیفات سے پہلے حضرت اقدس کی تحریروں کا بغور مطالعہ کیا حتیٰ کہ یہ ارادی کوشش فطرت ثانیہ بن گئی اور آپ کے معجز رقم قلم نے حضرت اقدس کی خوشبو کو منعکس کیا۔

میں نے یوں ڈوب کے تحریریں پڑھی ہیں اس کی
مجھ میں رچ بس گئی اس ماہ لقا کی خوشبو

صرف و نحو کے مروج اصولوں سے ماورا

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

'صرف و نحو ایک ایسا علم ہے جس کو ہمیشہ اہل زبان کے محاورات اور بول چال کے تابع کرنا چاہئے۔اور اہلِ زبان کی مخالفانہ شہادت ایک دم میں نحو و صرف کے بناوٹی قاعدہ کو رد کر دیتی ہے۔ ہمارے پر اللہ اور رسول نے یہ فرض نہیں کیا کہ ہم انسانوں کے خود تراشیدہ صرف و نحو کو اپنے لئے ایسا رہبر قرار دیدیں کہ باوجودیکہ ہم پر کافی اور کامل طور پر کسی آیت کے معنی کھل جائیں اور اس پر اکابر مومنین اہل زبان کی شہادت بھی مل جائے تو پھر بھی ہم اس قاعدہ صرف اور نحو کو ترک نہ کریں اس بدعت کے الزام کی ہم کو حاجت کیا ہے کیا ہمارے لئے کافی نہیں کہ اللہ اور رسول اور صحابہ کرام ایک صحیح معنے ہم کو بتلا دیں نحو اور صرف کے قواعد اطراد بعد الوقوع ہے۔'' (الحق مباحثہ دہلی، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 183)

حضرت اقدس کی نثر اور نظم پڑھنے کا ذوق رکھنے والے آپ کے منفرد انداز کا اپنے اپنے رنگ میں حسبِ استطاعت اثر لیتے ہیں۔آپ کے الفاظ' تراکیب' محاورں' جملوں کا دروبست' چستی' نکھار اور روانی کا حسن بیان کرنے کے لئے اردو ادب کو نئی تراکیب تراشنی ہوں گی حضرت اقدس کی اردو زبان پر ایک فاتح سلطان کی طرح حاکمانہ گرفت مبہوت کر دیتی ہے۔آپ نے اردو زبان کو دین کی خاطر جہاد میں ہتھیار کے طور پر استعمال فرمایا بلحاظ زبان و بیان اس کی استعداد میں ہر جہت سے بہتر اضافے فرمائے۔اس سلطنت کو جس حال میں پایا تھا اس سے بہت بہتر اور بلند و بالا شان عطا فرما کے ترقی کرتے رہنے کے اسلوب سکھائے۔

آپ نے اردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ بکثرت استعمال فرمائے۔جس سے اردو کے ذخیرہ الفاظ میں کثیر اضافہ ہوا۔ایک ترقی کرنے والی زبان میں دوسری زبانوں کے الفاظ جذب کرنے کا عمل جاری رہتا ہے۔آپ کی تحریروں میں فارسی عربی، سنسکرت اور انگریزی کے الفاظ جملوں میں اس روانی سے آتے ہیں گویا نگینوں کی طرح جڑے ہوں۔آپ کی تحریر کو سمجھنے کے لئے صرف اردو ڈکشنری ہی نہیں عربی اور فارسی کی ڈکشنری بھی کھولنی پڑتی ہے۔

مستجاب الدعوات' مجمع الدیار' اجتباء' اصطفاء' انفکاک' انفاخ' انفاق فی سبیل اللہ' خلیع الرسن وغیرہ کے لئے عربی لغت

روبخدا' منبت۔مرایا۔تدارس۔سائغ۔اطراء فارسی لغت میں ملیں گے

اندھکار۔ٹکی۔کڑاڑا۔چنگے بھلے۔تیاگنا ہندی کے الفاظ ہیں

سیاپا۔ہرکا۔جندے۔کوٹھا۔وغیرہ پنجابی سے مورکھ سنسکرت سے

اور کانشنس، اپیل، ڈوئل وغیرہ انگریزی سے آئے ہیں۔ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔

واحد کی جمع اور جمع الجمع بنانے میں اردو عربی اور فارسی تینوں زبان کے جمع بنانے کے اصول شامل ہیں۔چند مثالیں دیکھئے۔دواہیر۔ابیات۔ بیتوں۔ دخانات۔ تدلیات۔ افترآت۔ الاذیب۔تعالیم۔علاآں۔جوروں۔ضرورات۔ گواہیئیں۔مقادیر۔نزاعیں۔شرّوں۔بسائط

تراکیب و محاورات کا انداز بھی منفرد ہے۔ مفہوم سے مطابقت کے لئے انداز بدل کے استعمال فرمانا آپ کا اپنا اسلوب ہے۔رائے لگانا، رائے ملنا، رائے حاصل کرنا، دعوت کرنا، روگردان کیا، تعلیم کیا، فراری کر دیا، انتظار لگنا، لرزہ پڑنا، پرتو کیا' ناک دیا' عیب جو' عیب چین' عیب گیر۔تہمت تراشنا' تہمت باندھنا' تہمت لگانا مفہوم کے باریک فرق کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

اردو میں جب دو لفظ اکٹھے لکھے جائیں تو فعل بعد والے لفظ کے مطابق آتا ہے مثلاً' دن رات' میں رات کے مطابق اور' شب و روز' میں روز کے مطابق ہوتا ہے جبکہ حضرت سلطان القلم کے استعمال میں تنوع ہے مثلاً

'دل پر ایک عجیب رقت اور درد طاری ہوتی ہے' (تریاق القلوب ص 240)

'دوسرے درجہ کی نسبت اس مرتبہ میں قوتِ ایمانی اور تعلق بھی خدا تعالیٰ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔' (روحانی خزائن جلد 21 ص 231)

'اُس وقت آپ کی دن رات خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا اور طلب استعانت اور دعا میں گزرتی تھی۔' (ملفوظات جلد اول ص 423)

حضرت اقدس مسیح موعود کے کلام میں مذکر و مونث کے استعمالات بھی آپ کا اپنا انداز لئے ہوئے ہیں۔اس جائزے کی طرف ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے توجہ دلائی تھی آپ کے ارشاد کی تعمیل میں قدرے تفصیل سے اس پہلو کو مدّ نظر رکھ کر روحانی خزائن کا جائزہ لیا تو قلم کے فرمانروا کا انداز یہاں بھی منفرد نظر آیا۔

اسماء کے مذکر یا مونث استعمال کی سند کے طور پر اساتذہ کے کلام سے مثالیں دی جاتی ہیں۔مگر سلطان القلم کا اپنا انداز ہے۔چند مثالیں حاضر ہیں

تکرار۔لفظ' تکرار' آپ نے مذکر مونث دونوں طرح استعمال فرمایا ہے۔مثلاً

'ایک اور جگہ بھی قرآن شریف میں یہ آیت آئی ہے۔اور جس قدر تکرار اس آیت کا قرآن شریف میں بکثرت پایا جاتا ہے اور کسی آیت میں اس قدر تکرار نہیں پایا جاتا۔' (براہین احمدیہ' روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 414)

'ان الہامات کی ترتیب بوجہ بار بار کی تکرار کے مختلف ہے کیونکہ یہ فقرے وحیء الٰہی کے کبھی کسی ترتیب سے کبھی کسی ترتیب سے مجھ پر نازل ہوئے ہیں' (حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 72)

فکر۔ لفظ فکر دونوں طرح موجود ہے

''سیٹھ صاحب موصوف اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اس لئے ان کی بیماری کی وجہ سے بڑا فکر اور بڑا تردد ہوا۔'' (حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد 22 ص 338)

''نا اہل لوگ طرح طرح کے منصوبے اور رنگا رنگ کے بہتان ان کے حق میں باندھتے ہیں اور ان کے نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔'' (پرانی تحریریں' روحانی خزائن جلد 2 ص 315)

لفظ قلم آپ نے زیادہ تر مونث استعمال فرمایا ہے۔

'ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور پر پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔' (نسیم دعوت' روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 423)

لفظ جنگ بھی دونوں طرح آتا ہے۔

'ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ نے جبراً دین کو پھیلانے کے لئے کوئی جنگ نہیں کیا بلکہ کافروں کے بہت سے حملوں پر ایک زمانہ دراز تک صبر کر کے آخر نہایت مجبوری سے محض دفاعی طور پر جنگ شروع کیا گیا تھا' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 396)

جنگ روحانی ہے اب اس خادم و شیطان کا
دل گھٹا جاتا ہے یارب سخت ہے یہ کارزار
(براہین احمدیہ' روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 149)

لفظ کلام آپ نے مذکر مونث دونوں طرح استعمال فرمایا ہے۔

'خدا کی کلام میں کئی جگہ استعارہ ہوتا ہے کئی جگہ مجاز ہوتا ہے۔' (سناتن دھرم' روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 473)

'ہماری تمام بحث وحی ءنبوت میں ہے جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کر کے کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے' (اربعین' روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 477)

'آنحضرت ﷺ کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی' (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 26)

''آنحضرت ﷺ کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشفی کا کمال ظاہر ہو۔'' (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22)

خواب بھی مذکر مونث دونوں طرح استعمال ہوا

'افسوس کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ امام حقہ کی ضرورت کو نہیں سمجھتے اور ایک سچی خواب آنے یا چند الہامی فقروں سے خیال کر لیتے ہیں کہ ہمیں امام کی ضرورت نہیں'۔ (ضرورت الامام' روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 474)

'اسی رات پیلاطوس کی بیوی نے جو اس ملک کا بادشاہ تھا ایک ہولناک خواب دیکھا' (ایام الصلح' روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 348)

شجر طیبہ کا شیریں پھل

سلطان القلم کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں اکنافِ عالم میں جہاں جہاں پھیلیں یہ درویش زبان اپنے ساتھ لیتی گئیں۔اردو کو عالمی زبان بنانے میں ہمارے خلفائے کرام' جامعات احمدیہ' مربیان سلسلہ' جلسہ ہائے سالانہ اور وطن سے ہجرت کرنے والوں نے حصہ لیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایم ٹی اے پر اردو کلاسیں پوری دنیا میں ہر عمر کے احباب کے لئے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ نیوزی لینڈ

میرے والد محترم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب

والد محترم ٹھیکیدار ولی محمد صاحب کی پیدائش قادیان کے قریب ایک گاؤں کھارا میں ہوئی۔ آپ کے اپنے اندازہ کے مطابق آپ کی پیدائش کا سال 1923ء بنتا ہے۔ آپ کے خاندان کا بنیادی پیشہ زمینداری تھا اور یہ خاندان گزشتہ ایک دو نسلوں سے بوجوہ ایک اور قریبی گاؤں صلاح پور میں اپنی ملکیتی زمین چھوڑ کر کھارا میں آکر آباد ہوگیا تھا۔ کھارا میں باوجود اس کے کہ آپ کے خاندان کی ملکیتی زمین نہ ہونے کے برابر تھی لیکن پھر بھی زمینداری میں یہ خاندان بہت نمایاں تھا۔ 1936,37ء میں آپ کے والد مکرم محمد رمضان صاحب اور چچا مکرم چراغ دین صاحب کے ذریعہ آپ کے سارے خاندان کو احمدیت کی آغوش میں آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ احمدیت قبول کرنے کا واقعہ بہت دلچسپ ہے۔ یہ خاندان احمدیت میں آنے سے پہلے ایک پیر کا مرید تھا۔ ایک موقعہ پر پیر صاحب باوجود مردوں کی گھر پر عدم موجودگی کے اندرون خانہ آکر براجمان ہوگئے۔ جب آپ کے والد صاحب اور چچا گھر آئے تو ان کی غیرت نے اس بات کو گوارا نہ کیا کہ ایک مرد گھر میں صرف عورتوں کی موجودگی میں داخل ہوجائے۔ چنانچہ اس پیر کو بڑی سختی سے گھر سے نکال دیا اور اس کے بعد احمدیت قبول کرلی جس کے پیغام سے یہ خاندان پہلے ہی متاثر ہوچکا تھا۔ آپ کے خاندان کے ان دونوں بزرگوں، آپ کی والدہ محترمہ عالم بی بی، آپ کی چچی اور دیگر دو افراد خاندان کو تقسیم ملک کے وقت ہجرت کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ حاصل ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شہداء احمدیت کے متعلق اپنے خطبات کے سلسلہ میں مورخہ 14 مئی 1999ء کے خطبہ جمعہ میں ان شہداء کا ذکر بھی فرمایا۔

محترم والد صاحب کا خاندان اپنے گاؤں میں شرافت اور ہر ایک سے ہمدردی و خیر خواہی میں مشہور تھا۔ مہمان نوازی کی صفت بھی غیر معمولی طور پر نمایاں تھی۔ محترم والد صاحب ایک واقعہ یوں بیان کیا کرتے تھے کہ ایک موقعہ پر ایک بارات کو جس نے کسی اگلے گاؤں جانا تھا لیکن راستے میں رات پڑ جانے کی وجہ سے وہ سفر جاری نہیں رکھ سکتے تھے چنانچہ اس بارات میں شامل سب افراد کو انہیں اپنے گھر ٹھہرانے اور ان کی مہمان نوازی کا موقعہ ملا۔ آپ کی والدہ محترمہ ہمسایوں وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کی اس حد تک کوشش کرتیں کہ اپنی ضرورت کو بھی قربان کردیتی تھیں۔ آپ کے والد محترم محمد رمضان صاحب کی سارے گاؤں میں عزت تھی اور ہر کوئی مشورہ کے لئے ان کے پاس آتا تھا۔ اسی طرح دیانت میں بھی یہ خاندان اتنا مشہور تھا کہ تقسیم ملک کے وقت جب حالات خراب ہوئے تو اکثر لوگ اپنی امانتیں مکرم محمد رمضان صاحب کے پاس آکر جمع کرایا کرتے تھے کیونکہ ان کو یقین تھا کہ یہاں ان کا مال محفوظ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم والد صاحب کو اپنے والد کی شہادت کے بعد اس امانت داری کا حق ادا کرنے کی توفیق ملی اور ہجرت کے وقت اگرچہ سب کچھ لٹ گیا تھا پھر بھی **اگر کسی نے کئی سال بعد آکر بھی مطالبہ کیا کہ انہوں نے آپ کے بزرگوں کے پاس امانت جمع کروائی تھی تو آپ کو بلا تردّد بمطابق مطالبہ ادائیگی کی توفیق ملتی رہی۔**

محترم والد صاحب نے تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی لیکن مڈل کا امتحان ابھی پاس نہیں کیا تھا کہ اپنی دلچسپی کی وجہ سے تعمیرات کے ہنر کی طرف راغب ہوگئے اور اس میں مہارت حاصل کرکے بعدازاں اسے مستقل پیشہ کے طور پر اختیار کرلیا۔ قیام پاکستان کے بعد آپ اپنے خاندان کے ساتھ چند سال ڈگری گج ضلع سیالکوٹ میں مقیم رہے۔ ربوہ کی بنیاد رکھے جانے کے بعد چونکہ نئے مرکز احمدیت میں تعمیرات کے شعبہ سے منسلک افراد کی بھی بہت ضرورت تھی اس لئے محترم والد صاحب یہاں منتقل ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری زندگی انتہائی محنت، دیانتداری اور خیر خواہی سے عبارت تھی جس کی وجہ سے آپ کو بہت نیک نامی حاصل ہوئی۔ خاکسار اور دوسرے بہن، بھائیوں نے اپنے بچپن سے یہ مشاہدہ کیا کہ جب بھی ربوہ میں اپنا تعارف کرواتے ہوئے محترم والد صاحب کا ذکر کیا تو اکثر لوگوں کو ان سے شناسائی کا اظہار کرتے اور ان کا ذکر اچھے الفاظ میں کرتے ہوئے پایا۔ ربوہ منتقل ہونے کے چند سال بعد ہی آپ کی محنت، دیانتداری اور کام میں مہارت کو دیکھتے ہوئے بعض احباب نے جو کہ جماعتی عمارات کی تعمیر کی نگرانی پر مقرر تھے آپ کو بطور ٹھیکیدار کام کرنے کا مشورہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آغاز سے ہی لوگ آپ پر بہت اعتماد کا اظہار کرنے لگے۔ بطور ٹھیکیدار ابتدائی کاموں میں آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کوٹھی البشریٰ تعمیر کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے خواب میں ان کا نام دیکھ کر پتا کروایا تھا کہ آیا اس نام کا کوئی کام کرنے والا ہے اور علم ہونے پر تعمیر کا کام ان کے سپرد کیا۔ اس کام کے دوران کا ایک واقعہ والد صاحب بیان کیا کرتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک موقعہ پر انہیں بلا کر کہا کہ آئندہ ماہ کے کام کیلئے رقم کی ادائیگی کا انتظام شائد ان سے نہ ہوسکے کیونکہ ان کی کوئی رقم رک گئی ہے اس لئے اگر تم عارضی طور پر کام بند کرنا چاہو تو بند کردو۔ والد صاحب نے کہا کہ وہ کام جاری رکھیں گے اور رقم کی کوئی بات نہیں، جب رقم آجائے تو ادائیگی ہو جائے گی۔ تاہم دوران ماہ ہی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی رقم کا انتظام ہوگیا اور آپ نے فوراً بلا کر ادائیگی کردی۔

محترم والد صاحب کو ربوہ میں جماعتی اور پرائیوٹ بے شمار عمارتوں کو بطور ٹھیکیدار بنانے کا موقعہ ملا۔ خاص طور پر ساٹھ کی دہائی کے اواخر سے آپ کے کام میں بہت وسعت پیدا ہوگئی۔ ابتدائی بڑے کاموں میں ایوان محمود کی تعمیر کا کام بھی شامل ہے۔ خاندان حضرت اقدس مسیح موعود کے کئی افراد کی کوٹھیوں کی تعمیر کا موقعہ آپ کو ملا جس کے نتیجہ میں بہت سے بزرگوں کی دعاؤں اور شفقتوں سے بھی آپ کو وافر حصہ ملا۔ ان بزرگوں میں سے محترم نواب محمد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کا ذکر خاکسار خاص طور پر کرنا چاہتا ہے کیونکہ آپ والد صاحب کے ساتھ نہایت ہی پیار، شفقت اور بے تکلفی کا سلوک فرماتے تھے اور ان پر غیر معمولی اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔ یہاں محترم نواب صاحب کے کردار کا بھی کسی حد تک ذکر کرنا مقصود ہے کیونکہ آپ والد صاحب کے ذریعہ کئی غرباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مالی مدد کا انتظام بھی کیا کرتے تھے اور انہیں یہ تاکید کرتے تھے کہ آپ کا نام ظاہر نہ کیا جائے۔ بعض دفعہ بڑی بڑی رقوم بھی ضرورت مندوں کے لئے بھجواتے تھے۔ محترم نواب صاحب تعمیرات کے کاموں میں اپنے شغف، علم اور تجربہ کی بناء پر بعض تکنیکی امور میں والد صاحب کی راہنمائی بھی کرتے تھے۔

بقول والد صاحب، ایک دو مواقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے براہ راست ہدایت فرمائی کہ کام ولی محمد کے سپرد کیا جائے۔ اسی طرح حضور مختلف جماعتی کاموں بالخصوص قصر خلافت کی تعمیر کے دوران کام کا جائزہ لینے کے لئے بھی تشریف لاتے اور والد صاحب کے کام پر خوشی کا اظہار فرماتے تھے۔ والد صاحب حضور کی براہ راست شفقت کا ایک نہایت حسین واقعہ بیان کیا کرتے تھے کہ ایک موقعہ پر حضور کام دیکھنے کے لئے تشریف لائے تو پوچھا کہ آپ کی Lift Machine کہاں ہے؟ دراصل بیت اقصیٰ آتے جاتے ہوئے راستہ میں حضور ایک کام پر مشین دیکھ چکے تھے۔ والد صاحب نے عرض کی کہ میرے پاس تو نہیں ہے اور جو مشین حضور پرنور نے دیکھی تھی وہ عارضی طور پر بنائی گئی تھی۔ اس پر حضور نے خود ہدایت فرمائی کہ نظارت مال والد صاحب کو proper مشین لینے کے لئے قرض فراہم کرے۔ والد صاحب اپنی طبیعت کی وجہ سے ہمیشہ قرض لینے سے بچتے تھے۔ چنانچہ جب اس وقت کے ناظر صاحب مال نے رقم دینے کے لئے بلایا تو والد صاحب نے تردد کا اظہار کیا لیکن محترم ناظر صاحب نے کہا کہ یہ حضور کا ہمیں سختی سے حکم ہے اس لئے ہم نے یہ رقم ضرور دینی ہے، بعد میں تمہاری مرضی ہے تم جو چاہو کرو۔

والد صاحب نے حضور کی وفات کے بعد ایک خواب دیکھا۔ بیت المبارک ربوہ کی توسیع کا ٹھیکہ محترم والد صاحب کے سپرد تھا۔ تعمیر کے دوران ایک مرحلہ ایسا بھی آیا جب روزانہ والد صاحب کو ٹھیکہ میں نقصان ہو رہا تھا جس کی وجہ سے وہ حد درجہ پریشان تھے۔ اس صورتحال پر ہفتہ عشرہ گزرا ہوگا کہ والد صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضور ہمارے گھر تشریف لائے ہیں۔ جب والد صاحب حضور کی خدمت میں بیٹھنے کی درخواست کرتے ہیں تو حضور فرماتے ہیں کہ ولی محمد ہم صرف تمہارے لئے دعا کرنے آئے ہیں اور پھر کھڑے ہونے کی حالت میں ہی آپ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگتے ہیں۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ اس دن کے بعد نقصان کی ساری صورتحال یکسر بدل گئی۔

یہاں خاکسار محترم والد صاحب کی غیر معمولی ہمت اور محنت کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہے۔ خاکسار کی یادداشت کے مطابق آپ کی پیشہ ورانہ زندگی کے دوران ہمیشہ پانچ، چھ یا اس سے بھی زیادہ sites پر بیک وقت تعمیر کا کام آپ کے سپرد ہوتا تھا اور آپ اکیلے ان کی نگرانی کرتے تھے۔ یہ sites ربوہ میں مختلف جگہوں پر پھیلی ہوتی تھیں اور آپ سائیکل پر ہر جگہ روزانہ ایک سے دو چکر ضرور لگاتے تھے۔ جب کوئی کام بیرون از شہر بھی سپرد ہوتا تو اکثر رات کو سفر کرتے تاکہ دن کا وقت کام کی نگرانی میں صرف ہو۔ اس کے علاوہ ماتحت کام کرنے والوں کے معاوضہ وغیرہ کی ادائیگی کا سارا حساب کتاب خود رکھتے نیز بل وغیرہ بھی تیار کرتے تھے اور یہ کام آپ اکثر نماز فجر کے بعد کیا کرتے تھے۔

محترم والد صاحب کی تعلیم اگرچہ مڈل تک بھی نہ تھی تاہم تعمیر کے کام کی سمجھ باوجود جدید طرز تعمیر کی پیچیدگیوں کے غیر معمولی تھی۔ آرکیٹکٹس اور انجینئرز کے نقشہ جات اور ڈیزائن وغیرہ کو سمجھنے میں کبھی دقت نہیں ہوئی بلکہ ان کے مطابق عملی تعمیر کو تعلیم یافتہ ماہرین سے بھی زیادہ بہتر رنگ میں کرواتے تھے۔ آپ کی اس مہارت کی وجہ سے آپ کے مشورے تعمیر کے کام کی مزید پائیداری اور کم لاگت پر منتج ہوتے تھے۔ ہمیشہ کوشش کرتے کہ کام کی لاگت کو کم کیا جائے اور اس کے لئے مٹیریل اور accessories وغیرہ کے سلسلہ میں ایسا مشورہ دیتے جس سے پائیداری بھی متاثر نہ ہو اور تعمیر کے خرچ میں بھی کمی ہوجائے۔ کام کی billing کرتے وقت بھی دیانت داری کا بڑی باریکی سے خیال رکھتے تھے بلکہ احسان کا معاملہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً جب ایک طرح کے کام کی پیمائشوں کو جمع کرتے تو اکثر حاصل جمع سے اعشاریہ کے بعد کی چھوٹی کسر کو چھوڑ دیتے اور اس کی قیمت نہ لگاتے تھے جس کی وجہ سے کام کروانے والے کو ہر بل میں معمولی سی رقم کی بچت ہوجاتی تھی۔ اس طریق کے متعلق کہتے کہ جس طرح اچھا دکاندار تولتے وقت دینے والے پلڑے کو معمولی سا جھکا کر دیتا ہے اس لئے میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ دوسروں کو کچھ نہ کچھ

زیادہ دوں۔ جماعتی تعمیرات کی نگرانی پر مقرر بعض افسروں نے برملا اس بات کا اظہار آپ سے کیا کہ ہم نے آپ کے بل چیک کرنے چھوڑ دیئے ہیں کیونکہ اکثر بل کی اصل رقم اس سے زیادہ ہوتی ہے جو تم نے بنائی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہمیں رقم زیادہ دینی پڑ جاتی ہے۔

محترم والد صاحب کا ایک نمایاں وصف دوسروں کی خیر خواہی تھا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کسی کام کروانے والے نے آ کر کہا کہ میرے پاس رقم محدود ہے لیکن خواہش ہے کہ مکان بن جائے تو آپ اسی رقم میں نہایت کفایت شعاری کے ساتھ مکان تعمیر کر دیتے تھے۔ کئی مواقع پر ایسا بھی ہوا کہ لوگ رقم آپ کے سپرد کر کے دوسرے شہر یا بیرون از ملک چلے گئے اور آپ ان کی عدم موجودگی میں عمارت کی تعمیر کروا دیتے تھے اور اس کا کوئی زائد معاوضہ نہ لیتے بلکہ ایک ایک پائی کا حساب رکھتے تھے۔ لین دین کے معاملہ میں کبھی کسی کے ساتھ تنازعہ نہ ہوا بلکہ دوسرے ٹھیکہ دار حضرات کے تعمیراتی کاموں کے دوران پیدا ہونے والے تنازعات کو بطور ثالث حل کرنے کی توفیق بھی آپ کو ملتی رہی۔ اس سلسلہ میں دفتر صدر صاحب عمومی ربوہ اور دیگر جماعتی فورمز کے تحت آپ کو بلایا جاتا تھا کیونکہ فریقین بڑی خوشی سے آپ کو بطور ثالث رکھنے پر رضا مندی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اسی طرح بعض لوگ کسی تعمیراتی کام کا تخمینہ لگوانے آ جاتے تو آپ انہیں بھی انکار نہ کرتے اور جب تک صحت نے اجازت دی خدمت خلق کے جذبہ سے لوگوں کی اس ضمن میں بھی مدد کرتے رہے۔

ماتحت کام کرنے والے معماروں اور مزدوروں کے معاوضہ کی ادائیگی میں کبھی تاخیر نہیں کرتے تھے اور ہمیشہ رسول پاک ﷺ کی حدیث پر عمل کرتے کہ مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرنی چاہئے۔ اگرچہ کاروباری اصول کے مطابق معاوضہ کی ادائیگی کے لئے ایک تاریخ مقرر ہوتی تھی لیکن ماتحت کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد اپنے اپنے معاوضہ کا ایک خاطر خواہ حصہ بطور پیشگی ادائیگی کا مطالبہ کرتی اور آپ فوراً مطالبہ پر انہیں ادائیگی کر دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں بلا مبالغہ تقریباً روزانہ یہ منظر نظر آتا کہ جب مزدور اور مستری گھر پر آتے اور آپ کھانا کھا رہے ہوتے تو کھانا چھوڑ کر پہلے مطالبہ کے مطابق رقم انہیں ادا کرتے اور کسی کو بھی دروازہ پر غیر ضروری انتظار نہیں کرواتے تھے۔

آپ کے اس طرز عمل کا آپ کے ماتحت کام کرنے والوں پر غیر معمولی اثر تھا۔ برادرم مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے ایک مرتبہ خاکسار کو بتایا کہ نومبائعین کے ایک اجلاس میں ایک نومبائع سے جو کہ ربوہ کے قریب ایک دیہات کا رہنے والا تھا جب پوچھا گیا کہ وہ احمدیت سے کس طرح متاثر ہوا تو اس نے اس سلسلہ میں والد صاحب کے حد درجہ شفاف لین دین کا ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کا والد صاحب نے اپنی زندگی میں مشاہدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ جب تک صحت نے اجازت دی آپ باقاعدگی سے سارے روزے رکھتے تھے۔ اگرچہ کاروبار میں آپ کو بہت مشقت کرنا پڑتی تھی، بالخصوص شدید گرمی کے موسم میں سارا دن باہر دھوپ میں کام کرنا پڑتا تھا یا سائیکل پر نگرانی کے لئے سارے شہر میں گھومتے تھے لیکن کبھی روزہ نہیں چھوڑا۔ روزانہ نماز فجر کے بعد اونچی آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا آپ کی عادت تھی۔ اپنی جوانی میں ہی نظام وصیت میں شامل ہو گئے تھے۔ دیگر چندہ جات کی ادائیگی بھی معیاری تھی۔ اگرچہ جماعتی عمارتوں کی تعمیر بطور ٹھیکہ دار کی اور یہ آپ کا کاروبار تھا، تاہم ہمیشہ اسے جماعت کی خدمت کے جذبہ سے کیا اور منافع کے متعلق کبھی لالچ سے کام نہ لیا۔ آپ کو 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی قادیان آمد سے قبل قادیان میں بعض تعمیراتی کاموں کے لئے تین ماہ کے لئے وقف پر بھی بھجوایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اپنے خاندان میں بہت عزت کا مقام حاصل تھا۔

محترم والد صاحب کی پہلی شادی سے اولاد چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد ایک لمبا عرصہ آپ اولاد سے محروم رہے، تاہم دوسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا۔ دونوں بیویوں سے سلوک میں آپ نے ہمیشہ مساوات کا خیال رکھا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی بہت خیال رکھا اور ہمیشہ خلافت سے وفا اور جماعت سے وابستگی کی نصیحت کی۔ سوائے آخری چند سالوں کے آپ نے ساری زندگی قابل رشک صحت کے ساتھ گزاری۔ حافظہ بلا کا تھا۔ وفات سے قبل تقریباً دس روز آپ فالج اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی حالت میں طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل رہے اور مورخہ 4 مارچ 2012ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم بہن بھائیوں میں سے چار اگرچہ بیرون از ملک تھے لیکن تمام کو بروقت ربوہ پہنچنے اور ان کے جنازہ میں شامل ہونے کا موقعہ مل گیا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ نصیر آباد میں عمل میں آئی۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت مورخہ 31 مارچ 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت الفضل میں جن احباب کی نماز جنازہ غائب پڑھائی ان میں آپ کو بھی شامل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والد صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 4

دلچسپی کا سامان تھیں جو غیر محسوس طور پر اردو سے نہ صرف متعارف کراتیں بلکہ کئی اردو بولنے اور سمجھنے والے پیدا کئے۔ کلاس میں روسی، چینی، انگریز، افریقی بنگالی اور دیگر کئی علاقوں سے تعلق رکھنے والے شاگرد ملتِ واحدہ کا تصور پیش کرتے۔

مربیان کے ذریعہ قادیان میں استعمال ہونے والی تراکیب کل عالم میں مانوس ہوئیں مثلاً لنگر خانہ وصیت۔ موصی، حصہ عام، حصہ جائیداد۔ وغیرہ

جامعہ احمدیہ قادیان اور ربوہ میں بیرونی ممالک سے آ کر تعلیم پانے والے طلباء کی صورت میں اردو نصاب تعلیم کے کئی شیریں پھل جماعت کو حاصل ہوئے ایک بہت مشہور مثال مکرم ڈاکٹر عبدالوہاب آدم صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ غانا ہیں۔ اردو لکھنے پڑھنے کی اچھی استعداد رکھتے ہیں ان کی اردو بولنے کی قابلِ رشک روانی کے گواہ جلسہ سالانہ برطانیہ 2013ء کے موقع پر ایم۔ ٹی اے پر ان کا انٹرویو سننے والے ہیں۔ جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء میں ایسی کئی مثالیں ہیں۔ پھر جنرل ضیاء الحق کے بدنام زمانہ آرڈیننس کی ستم ظریفی سے حالات نے پلٹا کھایا ایک در بند ہونے سے کئی در کھلے ملکوں ملکوں کئی جامعات قائم ہو گئے۔ اس وقت برطانیہ، کینیڈا، سیرالیون، غانا اور جرمنی کے جامعات کے نصابِ تعلیم میں اردو درس و تدریس شامل ہے۔ اس طرح اردو کے بین الاقوامی فروغ کی داغ بیل ڈالی جا چکی ہے۔

انگریزی راج کے ہندوستان میں فورٹ ولیم کالج کلکتہ کو اردو کی خدمت کی توفیق ملی مگر وہ عظیم کالج انجام کار ایک سکڑنے والا ادارہ ثابت ہوا مگر جامعہ احمدیہ (مدرسہ احمدیہ) خدا کے مامور کا لگایا ہوا پودا ہے نہ صرف یہ کہ یہ سرسبز وشاداب رہے گا بلکہ اس کی شاخیں اکنافِ عالم تک محیط ہو جائیں گی اور اس کے شیریں پھل جماعت کے دامن میں گرتے رہیں گے یہ ایک پھیلنے والا دائرہ ہے جس کے اندر سے نئے دائرے نکلتے رہیں گے اور علم، ثقافت ادب اور روحانیت کی روشنیاں دنیا میں بکھیرتے رہیں گے۔ (انشاءاللہ)

اس مختصر سے جائزے کے بعد حضرت اقدس مسیحِ موعود کے اپنی کتب سے استفادہ کے بارے میں چند تاکیدی ارشادات پیش خدمت ہیں۔

’جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک طرح کا کبر پایا جاتا ہے۔‘

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 365)

’وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پا جاؤ۔‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 403)

’’سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے۔ کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 361)

ہزاروں سال سے مدفون خزانے ہمارے سامنے کھلے ہیں۔ کتب کا حصول کچھ مشکل نہیں رہا جماعتی ویب سائٹ پر پڑھ سکتے ہیں بہت سی کتابوں کے آڈیو بھی دستیاب ہیں۔ مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ملتے ہیں۔ ضرورت صرف ہمیں پڑھنے کا شوق پیدا کرنے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ برکات کا نزول اس پر مستزاد ہے۔

مرتبہ: مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تجربات کی روشنی میں ترک نشہ کی ادویات

کیلیڈیم (Caladium)

کیلیڈیم کو عام طور پر تمباکو کی عادت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(صفحہ 185)

کروٹیلس ہری ڈس (Crotalus Horridus)

عادی شرابیوں کی عادت چھڑوانے کے لئے سلفیورک ایسڈ بہترین دوا ہے۔ ایک قطرہ گلاس بھر پانی ڈال کر دن میں تین دفعہ پلانے سے نمایاں فرق پڑتا ہے۔ اگر مریض بہت موٹا ہے چربی کی تہیں چڑھی ہوں۔ تیز مصالحوں والی چیزوں کا جنون ہو اور شراب کی عادت بھی ہو تو ایسے مریضوں کی دوا کروٹیلس ہے۔

(صفحہ 333)

نکس وامیکا

جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے۔ نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کو دور کرنے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑوانے کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔

(صفحہ 640)

سلفر (Sulphar)

سلفر میں یہ گہری خاصیت پائی جاتی ہے کہ مختلف قسم کی عادتوں اور نشوں کو توڑتی ہے۔

(صفحہ 779)

سلفیورک ایسڈ (Sulphuric Acid)

سلفیورک ایسڈ شراب کی پرانی عادت توڑنے کی بہترین دوا ہے۔ ایک بڑے گلاس میں پانی میں خالص سلفیورک ایسڈ کا ایک قطرہ ملا دینا چاہئے۔ اس پانی کو دن بھر تین خوراکوں میں ختم کر دینا چاہئے۔

(صفحہ 790)

سگریٹ کی عادت چھڑوانے کیلئے سلفیورک ایسڈ کا ایک قطرہ ایک گلاس پانی میں ڈال کر تین مرتبہ پئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا فائدہ دیتی ہے۔

(صفحہ 869)

مشہور شہر

بغداد دریائے دجلہ کے کنارے واقع تاریخی شہر

عراق کا دارالحکومت، یہ شہر دریائے دجلہ کے کنارے 33.20 درجے شمال اور 44.26 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ خلیج فارس کے شمال میں 330 میل کے فاصلے پر سطح بحر سے 112 فٹ کی بلندی پر ہے۔ اس کی آبادی 60 لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ 762ء میں عباسی خلیفہ المنصور (774-775ء) نے اپنے نئے دارالحکومت کی حیثیت سے اس کی بنیاد رکھی اور اسے دارالسلام یعنی شہر امن کا نام دیا۔

یہ مدور (ROUND) کی شکل میں تعمیر کیا گیا تھا اور اس کے چار دروازے تھے۔ جو چاروں طرف سے دنیا کی حکمرانی کی ترجمانی کرتے تھے۔ دارالذہب (GOLDEN PLACE) اور جامع مسجد قابل دید مقامات تھے اور یہ خلیفہ المنصور کی شان وشوکت کو دوبالا کرتے تھے۔ محل کے ساتھ قبۃ الخضر (GREEN DOME) بھی تھا جس کے باہر ایک گھڑسوار کا مجسمہ بھی تھا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اس شہر کے باشندے دفاع شہر کے لیے تیار ہیں۔ المنصور نے اسے نہ صرف ایک مستحکم اور مضبوط شہر بنادیا بلکہ اسے تجارت کا بھی ایک اہم مرکز بنادیا۔ عباسی خلفاء کے عہد میں اس شہر نے بے پناہ ترقی کی اور ان دنوں اسے دنیا کے امیر ترین شہر کی حیثیت حاصل تھی۔ کیونکہ چین، ہندوستان، اور مشرقی افریقہ کے تاجروں کی آمدورفت نے اس کی شہرت کو چار چاند لگادیئے تھے۔ بغداد اہل دانش کے لئے بھی اہم مقام رکھتا تھا۔

خلیفہ امین (800-814ء) اور خلیفہ مامون کی باہمی خانہ جنگی کے دوران شہر کو شدید نقصان پہنچا۔ یہ شہر 14 ماہ تک مامون کے کمانڈر طاہر کے محاصرے میں رہا۔ طاہر نے اسے جزوی طور پر تباہ کردیا تھا تاہم مامون فاتح کی حیثیت سے شہر میں داخل ہوا۔

1253ء میں چنگیز خاں کے پوتے ہلاکو خاں نے اس شہر کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اور 1258ء میں اس شہر کی طرف پیش قدمی شروع کردی خلیفہ معتصم کا وزیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے پر رضامند ہوگیا لیکن ہلاکو خاں نے مشروط طور پر ہتھیار ڈالنے کے عمل کو مسترد کردیا۔ تاہم بغداد پر ہلاکو خان کا قبضہ مکمل ہوگیا۔ حملہ آوروں نے شہر میں لوٹ مار مچا دی۔ ہلاکو کی فوج نے عورتوں، مردوں، بچوں اور بوڑھوں کو چن چن کر قتل کیا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریبا ایک لاکھ افراد ہلاک ہوگئے۔ اس کے بعد بغداد اپنی شان وشوکت کو بحال نہ کرسکا۔

1392ء اور پھر 1400ء میں امیر تیمور نے اس پر حملہ کردیا اور لوگوں کے قتل عام کے بعد اس شہر کو تباہ و برباد کردیا اور یہاں سے تمام مال ودولت لوٹ کرلے گیا۔ یہیں اس کی ملاقات نامور مؤرخ ابن خلدون سے ہوئی۔

1508ء میں ...... اسماعیل نے اس پر قبضہ کر کے اسے اپنی سلطنت کا حصہ بنالیا۔ 39-1638ء میں ترکوں نے اسے فتح کرکے سلطنت عثمانیہ کا حصہ بنالیا۔ 1918ء میں عثمانیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد یورپی اثرات نے شہر کے خدوخال تبدیل کردیے یہ شہر بدستور 1921ء تک برطانوی حکومت کے قبضے میں رہا۔ 1921ء میں اسے عراق کا صدر مقام قرار دیا گیا۔ تیل کے وسیع ذخائر نے اس کی اقتصادی حالت میں نمایاں تبدیلی کردی اور اقتصادی اعتبار سے 1970ء کے عشرے میں اسے دنیا کے امیر ترین شہروں میں شمار کیا جانے لگا۔

1991ء کی خلیج کی جنگ میں اس پر بمباری کی گئی اور اسے جزوی طور پر نقصان پہنچا۔ اتحادیوں کے حملوں سے بغداد کا مواصلاتی نظام بھی درہم برہم ہوگیا۔ 28 مارچ 2003ء کو امریکہ نے بنکر شکن بموں کا استعمال کیا اور بغداد پر شدید ترین بمباری کرکے بچوں سمیت 100 افراد کو ہلاک کر دیا۔ اتحادی طیاروں (برطانیہ اور امریکہ) نے بغداد کی ایک مارکیٹ پر حملہ کیا۔ شہر پر ٹام ہاک، کروز میزائل 4700 پاؤنڈ وزنی بم بھی گرائے گئے۔ دنیا بھر میں اتحادیوں کے حملے کی شدید مذمت کی گئی۔ لیکن اس کے باوجود امریکی حملے جاری رہے اور اس طرح 9/اپریل 2003ء کو اتحادیوں کا بغداد پر قبضہ ہوگیا۔

شاہراہ الرشید یہاں کی سب سے بڑی سڑک ہے۔ دریائے دجلہ شہر کے بیچوں بیچ بہتا ہے اور شہر کو ملحق کرنے کے لیے کئی پل تعمیر کئے گئے ہیں۔ یہاں بڑی بڑی مساجد بھی ہیں جن میں مرجان مسجد جسے بغداد کے گورنر مرجان بن عبداللہ نے 1358ء میں تعمیر کرایا تھا قابل دید ہے۔ مسجد سے کوئی 100 گز کے فاصلے پر سوق الغزیل کا مینارا ہے یہ عباسی خلفاء کے محل کی واحد نشانی ہے۔

مسجد کاظمین (KADHIMAIN) کو 1930ء میں تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ بغداد کی دوسری بڑی اور مشہور مسجد ہے۔ یہاں حضرت غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی، امام اعظم، امام کاظم اور امام یوسف کے مزارات بھی ہیں۔

یہاں عراقی حکومت نے بڑی بڑی صنعتیں قائم کی ہیں ان میں تیل کی صنعت سب سے نمایاں ہے۔ دیگر صنعتوں میں بجلی، فراہمی آب، اینٹوں اور سیمنٹ کی صنعت، سگریٹ سازی، کپڑا تیار کرنے اور غیر ملکی مصنوعات تیار کرنے کی صنعتیں شامل ہیں۔

تعلیمی اعتبار سے بھی اس شہر نے بڑی ترقی کی ہے۔ یہاں یونیورسٹی کا قیام 1958ء میں عمل میں آیا اس میں ہر قسم کی جدید تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مستنصریہ لاء کالج میں قانون کی تعلیم دی جاتی ہے۔

ریلوے سٹیشن اور عباسی محل بھی قابل دید عمارات ہیں۔ یہ محل یہاں کے باشندوں کو قدیم دور کی یاد دلاتا رہتا ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم فہیم احمد سلیمی صاحب لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے دو بھانجوں ذیشان طارق، حسان طارق اور بھانجی جاذبہ طارق بچگان مکرم طارق محمود صاحب نے اللہ کے فضل سے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان کی والدہ مکرمہ امۃ المتین صاحبہ کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ 27/اپریل 2014ء کو بچوں کی تقریب آمین منعقد کی گئی۔ ان کے نانا مکرم محمد سلیم صاحب نے دعا کروائی۔ بچے مکرم مرزا عبدالحمید صاحب آف کینیڈا کے پوتے پوتی ہیں۔ سب بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو آئندہ زندگی میں قرآن حفظ کرنے، قرآنی احکام پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ خادم دین بنائے۔ آمین

تقریب آمین

۞ مکرم کلیم احمد سلیم صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بھتیجی امۃ المصور بعمر 8 سال اور بھتیجے قاصد احمد بعمر 12 سال بچگان مکرم فہیم احمد سلیمی صاحب نے قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ بچوں کی والدہ مکرمہ طلعت فہیم صاحبہ نے قرآن پڑھانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ 27/اپریل 2014ء کو خاکسار نے بچوں کی آمین کروائی۔ بچوں کے دادا مکرم محمد سلیم صاحب نے دعا کروائی۔ بچے مکرم محمد یوسف چوہدری صاحب کے نواسا نواسی ہیں۔ احباب سے بچوں کے روشن مستقبل دینی اور جماعتی امور میں اور تعلیم میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

ضلع ننکانہ صاحب

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع ننکانہ صاحب کی درج ذیل جماعتوں نے جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے۔ مربیان، معلمین اور ضلعی و مقامی عہدیداران نے خلافت کی اہمیت و برکات کے متعلق تقاریر کیں۔ لجنہ اماء اللہ نے بھی اپنے اجلاسات منعقد کئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

بہوڑو چک نمبر 18، دھارو والی چک 33، نظام پورہ، پتھروالی، ننکانہ صاحب، کوٹ دیالداس، کالی بیر، شوکت آباد کالونی، بچیکی، جھنگڑ حاکم والا، کرم پورہ، وار برٹن، وکیل والا، چک 22/75، چک 10/63 منشی والا، سانگلہ ہل، احاطہ جواہر سنگھ 2/52، چک 3/53، سید والا، چھور مغلیاں چک 117، چک 117 چھور کوٹلی، مڑھ بلوچاں، چک 5 رتیاں، کوٹ رحمت خان، چک 45 مرڑ، چیلیکی، شاہ مسکین، سرانوالی 123، کوٹ حیات، منشی والا 10/5، چوڑاسگھر، سٹھیالی خورد اور شاہکوٹ۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

ضلع چنیوٹ

۞ مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی ضلع چنیوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضلع چنیوٹ کی درج ذیل جماعتوں نے جلسہ یوم خلافت منعقد کئے۔ جن میں مرکزی مہمانوں، مربیان، معلمین اور ضلعی عہدیداران نے خلافت کی برکات اور اہمیت کے متعلق تقاریر کیں۔ اللہ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

لالیاں، چنیوٹ، چک متھرومہ، عثمانوالہ، احمد آباد سانگرہ، پکا نسوآنہ، کوٹ محمد حیات، ڈاور، سمندر، عنایت پور بھٹیاں، جل بھٹیاں، کوٹ سلطان، ڈیرہ ظفر، گھوڑی والا، مارو بھٹیاں اور عطاء آباد۔

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 جون 2014ء

Beacon of Truth 12:30 am
(سچائی کا نور) Live
Roots to Branches 1:35 am
(جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
رمضان المبارک سپیشل 2:00 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء 2:45 am
سوال وجواب 3:55 am
عالمی خبریں 5:20 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث 5:35 am
یسرنا القرآن 5:55 am
گلشن وقف نو 6:20 am
Roots to Branches 7:25 am
(جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء 7:50 am
ریئل ٹاک 8:50 am
لقاء مع العرب 9:50 am
تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات 11:00 am
سیرت حضرت مسیح موعود 12:15 pm
الترتیل 12:30 pm
بین الاقوامی جماعتی خبریں 1:00 pm
رمضان المبارک کے فیوض 1:35 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ اپریل 2014ء 2:45 pm
(انڈونیشین ترجمہ)
درس القرآن 4:00 pm
سیرت حضرت مسیح موعود 5:30 pm
تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات 6:00 pm
الترتیل 6:30 pm
بنگلہ پروگرام 7:00 pm
رمضان المبارک کے فیوض 8:05 pm
سیرت حضرت مسیح موعود 8:40 pm
راہ ھدیٰ 9:00 pm
الترتیل 10:30 pm
عالمی خبریں 11:05 pm
کڈز ٹائم 11:25 pm
سیرت رسولؐ 11:50 pm

یکم جولائی 2014ء

تلاوت قرآن کریم 12:25 am
رمضان المبارک کے فیوض 1:25 am
درس القرآن 3:00 am
ملیالم سروس 3:30 am
تلاوت قرآن کریم 4:00 am
عالمی خبریں 5:00 am
درس القرآن 5:30 am
سیرت حضرت مسیح موعود 7:00 am
فجر کی نداء 7:21 am
تلاوت قرآن کریم 7:50 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 19 ستمبر 2008ء 8:35 am
رمضان المبارک کے فیوض 9:45 am
سیرت رسولؐ 10:20 am
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث 11:00 am
یسرنا القرآن 12:15 pm
گلشن وقف نو 12:45 pm
قرآن کوئیز 1:50 pm
انڈونیشین سروس 2:45 pm
درس القرآن 4:00 pm
الف۔اردو 5:15 pm
تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث 6:00 pm
یسرنا القرآن 6:30 pm
بنگلہ پروگرام 7:00 pm
رمضان المبارک سپیشل 8:00 pm
الف۔اردو 8:50 pm
ریئل ٹاک 9:25 pm
یسرنا القرآن 10:25 pm
عالمی خبریں 10:55 pm
گلشن وقف نو 11:10 pm
خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء 11:30 pm

2 جولائی 2014ء

تلاوت قرآن کریم 12:30 am
مغرب کی نداء 1:21 am
رمضان المبارک سپیشل 1:30 am
قرآن کوئیز 3:00 am
تلاوت قرآن کریم 4:00 am
عالمی خبریں 5:00 am
درس قرآن 5:30 am
نور مصطفوی 6:35 am
رمضان المبارک سپیشل 7:00 am
تلاوت قرآن کریم 7:30 am
الف۔اردو 8:15 am
قرآن کوئیز 8:55 am
گلشن وقف نو 9:50 am
تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات 11:00 am
الترتیل 12:15 pm
ایم ٹی اے ورائٹی 12:45 pm
ریئل ٹاک 1:45 pm
انڈونیشین سروس 2:45 pm
درس القرآن 4:00 pm
تلاوت قرآن کریم 6:00 pm
الترتیل 6:25 pm
بنگلہ پروگرام 7:00 pm
دینی وفقہی مسائل 8:00 pm
کڈز ٹائم 9:05 pm
فیتھ میٹرز 9:40 pm
الترتیل 10:25 pm
عالمی خبریں 11:00 pm
سیرت رسولؐ 11:20 pm

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جون

طلوع فجر	3:23
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23 جون 2014ء

خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء 3:20 am
سوال وجواب 4:30 am
گلشن وقف نو خدام الاحمدیہ 6:15 am
خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء 7:40 am
لقاء مع العرب 9:50 am
جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء 12:00 pm
(نشر مکرر)
خطبہ جمعہ فرمودہ 5 ستمبر 2008ء 5:45 pm
راہ ھدیٰ 9:00 pm
جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء 11:20 pm

رمضان المبارک میں سوئمنگ پول کا شیڈیول

رمضان المبارک میں سوئمنگ پول کی ایک شفٹ ہوا کرے گی اور سوئمنگ پول کی ٹائمنگ درج ذیل ہوگی۔

نماز عصر 5:30 بجے سہ پہر
شفٹ ٹائمنگ 5:45 بجے سہ پہر تا 6:30 بجے شام

احباب جماعت سے بھرپور استفادہ کرنے کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

FR-10